هفت روزہ
خدام الدین لاہور
بیاد
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ
۵ نومبر ۱۹۸۲ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور
ہدیہ
دو روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ — حضرت لاہوریؒ

عن الزبیرؓ بن عدی قال اتینا انس بن مالکؓ فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ رواہ البخاری۔

زبیرؓ بن عدی سے روایت ہے کہا کہ ہم انسؓ بن مالک کے ہاں آئے اور حجاج بن یوسف کے مظالم کے متعلق ہم نے شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا۔ صبر کرو، کوئی زمانہ اب تم پر نہیں آئے گا مگر جو اس کے بعد آئے گا وہ اس سے زیادہ برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم ویکثر الزلازل ویتقارب الزمان ویظہر الفتن ویکثر الہرج وہو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی بہ وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یلیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا الناس امنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ ولتقومن الساعۃ وہو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا (متفق علیہ)

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ کریں گی۔ ان کی باہمی سخت لڑائی ہوگی۔ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا، اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تقریباً تیس دجال اعلیٰ درجے کے جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک ان میں سے اپنے رسول اللہ ہونے کا دعوے کرے گا۔ اور قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلے بہت آئیں گے اور زمانہ قریب ہوگا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور خونریزی بہت زیادہ ہوگی اور تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا، بہت ہی زیادہ ہو

(باقی ۳۰ پر)

روحانی بیماریاں

روحانی بیماریاں قبر میں چمکیں گی اور ستائینگی
پھر ملّانوں سے قرآن بخشوانے سے نہیں بخشی جائینگی
پنجابی میں ایک مثال ہے "گناہ کرے نانی اور
چٹی دوہتروں کو" یعنی گناہ تم کرو اور توبہ
تمہاری طرف سے مولوی کریں!

(حضرت لاہوری قدس سرہٗ)

ہمارے اسلاف

ہیں خاکِ ہند میں کچھ نقشِ پا اُن رہ نوردوں کے
ادب سے چومتے جن کو ہیں دشت و کوہسار اب تک
کوئی تھا گنج بخش اُن میں کوئی گنج شکر اُنکے میں
خزانے معرفت کے ہیں نہاں زیرِ مزار اب تک
ہوا ہندوستاں جنّت نشاں جن کی فضاؤں سے
نہ آتی جا کے ان باغوں میں پھر فصلِ بہار اب تک

(خوشی محمد ناظر)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عزیز دانش صاحب - حیدر آباد - سندھ

ترا درسِ اخوت، فکرِ امت ہم نہ بھولیں گے
کبھی احساں ترا اے تاجِ رسالت! ہم نہ بھولیں گے

زن و مال و حکومت کے تحائف تو نے ٹھکرائے
خدا کی راہ میں یہ استقامت ہم نہ بھولیں گے

حرا کی غار، خندق کی صعوبت، بدر کا میداں
تری قربانیاں اے جانِ راحت! ہم نہ بھولیں گے

ترے ساتھی لٹاتے جا رہے تھے سرخ شعلوں پر
وہ ساعت یاد ہے ہم کو وہ ساعت ہم نہ بھولیں گے

لہو میں جوش آجاتا ہے ذکرِ جورِ طائف سے
مگر اے داعیِ حق! تیری شفقت ہم نہ بھولیں گے

مسلح دشمنوں نے تیرے کاشانے کو گھیرا تھا
وہ دہشتناک تیری شامِ ہجرت ہم نہ بھولیں گے

گلستانِ صداقت کو لہو سے سینچنے والے!
تیرے دندانِ اقدس کی شہادت ہم نہ بھولیں گے

برائی پر بھلائی کی، مظالم پر دعائیں دیں
یہ تیری شانِ تبلیغ و اشاعت ہم نہ بھولیں گے

کھجوروں کی غذا، خاشاک کا گھر، ٹاٹ کا بستر
یہ تیرا اسوۂ صبر و قناعت ہم نہ بھولیں گے

سہیں گے زحمتِ زنداں، چڑھیں گے دار پر لیکن
تجھے اے صاحبِ ختمِ نبوت! ہم نہ بھولیں گے

زمانے کی ہر اک شے کو بھلا دیں گے مگر دانش
رسول اللہ کے فرمان و سنت ہم نہ بھولیں گے

اللہ الصمد

پنجاب اور عربی زبان

خبر ہے اور معتبر ذرائع سے کہ پنجاب کے علاوہ ملک کے باقی تینوں صوبوں حتیٰ کہ فیڈرل ایریا میں چھٹی جماعت سے عربی کی لازمی تدریس شروع ہو گئی —— پنجاب میں نہیں، ایسا کیوں ہے؟ اس کا جواب ہمارے پاس تو نہیں، ہم تو سائل ہیں اور درخواست کرتے ہیں پنجاب کے وزیر تعلیم اور دوسرے ذمہ داروں سے کہ قرآن پیغمبر اسلام اور اہل جنت کی زبان کی لازمی تدریس میں یہاں کیا رکاوٹ ہے؟

یہ تو کارِ خیر ہے اور کارِ خیر میں سبقت ضروری ہے۔ آپ اتنی تاخیر کر رہے ہیں —— کچھ سوچیں۔ نیز جن اسکولوں میں عربی اساتذہ ہیں وہاں تو ٹھیک ہے اور جہاں نہیں وہاں دینی مدارس کے فضلاء کو یہ ڈیوٹی سونپی جائے اب جبکہ دینی مدارس کی سند تعلیمی مقاصد کے لئے منظور ہو چکی تو معقول گریڈ پر ان حضرات سے ہائی اسکولز میں بھی خدمات لی جا سکتی ہیں —— امید ہے کہ اس طرف توجہ ہو گی۔

علماء اکادمی اوقاف

ریسرچ سنٹر جس کا ترجمہ "مرکز معارف اولیاء" کیا گیا اس کی خاطر محکمہ اوقاف کی علماء اکادمی خطرات کا شکار ہے —— اس کی ایک کتاب "تاریخ تصوف" کے خلاف ہنگامہ ہوا، کتاب ضبط ہوئی اب اس کا مقدمہ ہائی کورٹ میں ہے —— دیکھیں کیا نتائج سامنے آتے ہیں —— کتاب کے ساتھ ڈائریکٹر صاحب کو تبدیل کر دیا گیا۔ اور جب اس پوسٹ کے لئے قومی پریس میں اشتہار چھپا تو اغلباً کسی نے توجہ نہ کی ورنہ اب تک کوئی نتیجہ سامنے آ جاتا اور مستقلاً کوئی صاحب اس کرسی پر آ چکے ہوتے باغبان کے بغیر باغ کی جو پوزیشن ہوتی ہے اس کا پورا پورا اظہار آج کل اکادمی کے حالات دیکھ کر ہو رہا ہے —— افواہیں تھیں (واللہ اعلم) کہ بعض ذمہ دار سابق ڈائریکٹر کے متعلق سوچنے لگے ہیں لیکن یار لوگوں نے "جائزہ کمیٹی" مبینہ طور پر طے کرا لی تاکہ اکادمی کی اہمیت و افادیت پر غور ہو سکے۔ جائزہ کمیٹی کے دو ممبروں میں ایک صاحب وہ ہیں جن کے متعلق بہت شور ہو چکا ہے کہ انہوں نے محکمہ پر بڑے کرم فرمائے اور مبینہ طور پر ایک تجارتی ادارہ چلا رہے ہیں —— پچھلے دور کے ہنگاموں میں ان کی دلچسپیاں ڈھکی چھپی نہ تھیں۔ ان کے ذریعہ اس علمی ادارے کی افادیت کا جائزہ لینا عجیب سی بات ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ اکادمی ختم کر دی جائے تاکہ علم دشمن قوتیں اطمینان حاصل کر سکیں —— جائزہ مقصود ہے تو ارباب علم جن کا تعلق یونیورسٹیوں سے ہو ان کی ٹیم بنائی جائے کہ وہی اس کے مستحق ہیں —— ورنہ یہی کہا جائے گا کہ بعض علم دشمنوں کی سیاسی ہنگامہ آرائی کے سبب اس "دورِ شرافت" میں یہ المیہ رونما ہوا —— جو بہر طور افسوسناک ہے اور . . . . .

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

حضرات صحابہؓ کرام کا مقامِ رفیع

اللہ تعالےٰ نے بھی اس طبقہ مقدسہ کی ناز برداریاں کیں

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

بعد از خطبہ مسنونہ :-

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ ..... (الانعام ۵۲-۵۳)

محترم حضرات و معزز خواتین! حضور نبی مکرم رحمت دو عالم صلوات اللہ تعالےٰ علیہ و سلام کی صحبت و رفاقت کی جن خوش بختوں کو سعادت نصیب ہوئی - اللہ تعالےٰ نے ان کے اخلاق و کردار، جذبات ایثار و قربانی اور دینی خدمات کا بار بار ذکر کیا ہے ساتھ ہی خود نبی اکرم علیہ السلام نے اپنی اس لاڈلی جماعت کی جس جس طرح بلائیں لیں اس پر ایک سچے اور مخلص اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے کا دل اچھل پڑتا ہے — اور بے ساختہ اس کی زبان سے ان بلانوشانِ محبت کے لئے عقیدت و محبت کے جذبات کا اظہار ہونے لگتا ہے۔

قرآن و حدیث کے ان جواہر پاروں کا کئی بار مختلف انداز سے ذکر ہو چکا ہے آج کی صحبت میں ان "یارانِ رسالت" کی زندگی کے اس پہلو کو بیان کرنا مقصود ہے جہاں اللہ رب العزت ان کی بلائیں لیتا اور ان کی ناز برداریاں کرتا نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اتنی بڑی خوش نصیبی اور سعادت مندی ہے۔ کہ ان حضرات کی قسمتوں پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔ خدائے بزرگ و برتر اپنے بندوں میں سے کسی طبقہ کے متعلق یہ انداز و طریق اختیار کرے معمولی بات نہیں — سورۃ الانعام کی آیات جو ابتداء میں ذکر ہوئیں اسی موضوع زیر بحث سے متعلق ہیں ان کا ترجمہ ذرا ملاحظہ فرمائیں :-

"اور جو لوگ اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ کر جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں تیرے ذمہ ان کا کوئی حساب نہیں ہے اور نہ تیرا کوئی حساب ان کے ذمہ! اگر تُو نے انہیں دور ہٹایا - پس تو بے انصافوں میں سے ہوگا - اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے آزمایا ہے تاکہ یہ لوگ کہیں (کہ) کیا یہی ہیں ہم میں سے جن پر اللہ نے فضل کیا ہے کیا اللہ شکر گذاروں کو جاننے والا ہے؟"

(ترجمہ حضرت لاہوریؒ)

حضرت الامام لاہوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں :-

"قرآن کا اتباع کرنے والے خدا پرستوں کو اپنے ہاں جگہ دیجئے — جب یہ ادنیٰ درجے کے لوگ (دنیوی اعتبار سے) تعلیم قرآن حاصل کر جائیں گے اور عزت کے مرتبے پائیں گے تو خاندانی وجاہت والے آدمی ان پر تمسخر اڑائیں گے - اس وقت انہیں علم ہوگا کہ قرآن کی تعلیم کے یہ نتائج ہیں کہ ادنیٰ آدمی بھی اس کی برکت سے خدا کے بڑے مقرب بن جاتے ہیں۔" (ص ۲۱۲)

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے چودھری، رؤسا اور نام نہاد وڈیرے حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و اصحابہ وسلم کو پچھلی اقوام کے بر خود غلط اور مغرور مزاج وڈیروں کی طرح یہ کہا کرتے تھے کہ صاحب ان غریبوں، غلاموں اور معاشرہ کے مفلوک الحال لوگوں کی موجودگی میں ہم آپ کی بات کیسے سنیں؟ یا تو ان کو اپنے پاس سے چلتا کریں یا کم از کم اوقات کی تقسیم ہو جائے کہ ہم ان سے الگ آپ سے بات کر سکیں — عین ممکن تھا کہ اللہ کا پیغمبر محض اس جذبہ صادقہ سے کہ جو میرے پاس ہیں وہ تو ہیں ہی اگر ان دوسروں کو چند موقعہ مل جائے اور مسلمان ہو جائیں تو کیا حرج ہے؟ اس طرح کی بات کر لیتے کہ اوقات تقسیم ہو جاتے اور مخلص رفقاء گرامی کچھ وقت کے لئے اس پاکیزہ و نورانی مجلس سے الگ ہو جاتے —

ہمیں یقین ہے کہ اگر حضور نبی مکرم علیہ السلام ان دوسروں کے ایمان قبول کر لینے کی امید پر اپنے ان عزیز رفقاء کو ایسی ہدایت کر دیتے تو وہ عزیز رفقاء بڑی خوشدلی سے اس ہدایت نبوی کو بھی مان لیتے لیکن ان کا رب یہ گوارا نہ کرتا تھا کہ جنہوں نے زندگی کی ہر تلخی دین اسلام کی غرض سے برداشت کی ہے انہیں محض اس لئے وہاں سے ہٹا دیا جائے کہ کوئی جاہ پسند، دنیا دار اور مغرور انسان نبوت کی بات سننا چاہتا ہے — اسے سننا ہے تو نبوّت کی عمومی مجلس میں بیٹھ کر سنے کیونکہ نبی کا پیغام تو عمومی ہے اس میں ما و شما کی قید نہیں - اس میں کوئی راز یا پوشیدگی نہیں وہ کوئی غار میں چھپا کر رکھنے والی کتاب کا حامل نہیں وہ تو کھلی کتاب لے کر آنے والا ہے - اس پر نازل ہونے والی وحی کھلا ورق ہے۔ اس لئے رب العزت نے ہدایت فرما دی — اپنے نبی کو — اور اسے رب الارباب، خالق کائنات اور مالک مطلق ہونے کی حیثیت سے اس ہدایت کا حق تھا کہ اے میرے نبی! ان صحابہ کو اور اپنے رفقاء کو ہٹانا نہیں۔ ان کی خوبی یہ ہے کہ یہ صبح و مسا اپنے رب کی تسبیح، اس کی عبادت و بندگی اور اس کی یاد میں مصروف ہیں اور پھر اس مصروفیت سے انہیں دنیوی وقار مقصود نہیں، جاہ پسندی ان کے پیشِ نظر نہیں وہ تو صرف رضاء الٰہی چاہتے ہیں - مرضی مولا جن کا مقصود ہو انہیں بھلا کیوں ہٹایا جائے؟ ان مجلس نبوی کے ہمہ وقتی حاضر باشوں اور خواجہ تاشوں کو ہٹانا اور دور کرنا ناانصافی ہوگی انصاف نہ ہوگا۔

یہ تو خدا کی آزمائش ہے ایک طرف مکہ کے رؤسا، قریشی اور طالب جاہ لوگ ہیں دوسری طرف اِدھر اُدھر سے آئے ہوئے غریب لوگ ہیں جنہیں صرف اسلام کی کشش اور نبی کی محبت کھینچ کر لاتی ہے۔ اب تو میدان عمل ہے، آزمائش و امتحان ہے ان مغرور لوگوں کو صحابہ کی عظمتیں ابھی جب نظر آئیں گی تو انہیں پتہ چلے گا کہ قرآن سے لو لگانے اور نبی سے عقیدت و محبت کا رشتہ استوار کرنے کی کیا برکات ہیں - خدا تو شکور ہے اسے معلوم ہے اور وہ جانتا ہے کہ شکر گزار کون ہیں اور پھر اسے شکر گزاروں کی ناز برداری کرنا آتی

ہے اگر شکر گذاروں اور ناشکروں کے درمیان وہ بھی حدِ فاصل قائم نہ کرے گا تو اور کون کرے گا؟

اس ضمن کی آیات بہت ہیں۔ ایک مزید آیت سماعت فرمائیں۔ یہ سورۂ کہف کی آیت ہے نمبر ہے ۲۸۔ ارشاد ربانی کا ترجمہ:۔

"تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں، اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے اور اس شخص کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے تابع ہو گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے"

(ترجمہ حضرت لاہوری رح)

بقول حضرت لاہوری — اپنی نشست و برخاست فقط اللہ والوں کے ساتھ رکھئے!

اندازہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ یہ ہدایت فرما رہے ہیں اپنے معصوم پیغمبرؐ کو جو امام الانبیاء ہے — سید الرسل ہے، خاتم الانبیاء، امام الانس والجان، حامل لوائے حمد، اور شافع روز محشر ہے — اس کو ہدایت ہے کہ کسی خدا سے غافل، بے راہرو، مغرور، جاہ پسند اور دنیا کے پجاری کا کہنا نہ مانیں صرف ان کے ساتھ رہیں جو اپنی صبح اور شام یادِ الٰہی میں بسر کرتے اور خلوص و محبت سے اسے یاد کرتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں — اس کے بغیر اس کا کوئی مقصد نہیں۔

عزیزانِ گرامی! فی الوقت انہی دونوں آیتوں کو سامنے رکھیں اور پھر تنہائی میں بیٹھ کر سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحابہ کرام رضؓ کا کیا مقام ہے اور کیا مرتبہ ہے؟ پھر اپنی قسمت پر ناز کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے جوڑ دیا اور اس کے لئے دعا کریں جو ان سے کٹے ہیں کہ خدا انہیں بھی ان سے جوڑ دیں کہ نجات ہے تو ان سے تعلق میں!

ما انا علیہ واصحابی

ارشاد پیغمبر ہے، سچا اور کھرا ارشاد — اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہؓ کی عظمت و عقیدت سے سرشار کرے — واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

بہترین جہاد

جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے

(حدیث پاک)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ

سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سانحہ ارتحال پر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تعزیتی خطبہ کا ترجمہ ہمارے مشفق و مہربان جناب یوسف سلیم چشتی صاحب نے مرحمت فرمایا ہے۔ خطبہ الحاکم کی "مستدرک" سے ماخوذ ہے — بعض محقق علماء کے بقول حاکم مائل بہ تشیع تھے۔ ہمارے قارئین کو خوشی ہوگی کہ چشتی صاحب نے اپنے قدیم ذخیرہ سے بھرپور استفادہ کی ہمیں اجازت دے دی ہے ان کی نگارشات اور تراجم گاہے بگاہے شائع ہوتے رہیں گے۔ (ادارہ)

اے ابوبکرؓ! خدا تم پر رحم کرے۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم کے محبوب[1]، مونس[2]، راحت رساں[3]، معتمد[4] اور ان کے محرم راز[5] و مشیر[6] تھے۔ تم سب سے پہلے اسلام لائے[7] اور تم سب سے زیادہ مخلص مومن[8] تھے۔ تمہارا یقین[9] سب سے زیادہ مضبوط تھا۔ تم سب سے زیادہ اللہ کا خوف[10] کرنے والے اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سب[11] سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر باش[12] اسلام پر سب سے زیادہ[13] مہربان۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے سب سے زیادہ بابرکت[14]، رفاقت میں ان سب سے بہتر[15]، مناقب اور فضائل میں سب سے[16] بڑھ چڑھ کر، پیش قدمیوں میں سب سے افضل[17] و برتر، درجہ میں سب[18] سے اونچے اور وسیلہ کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ[20] قریب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ سیرت[21] میں، عادت میں، مہربانی اور فضل میں۔ صحابہ میں سب[22] سے زیادہ اونچے مرتبہ والے اور حضور کے نزدیک[23]، سب سے زیادہ مکرم اور معتمد تھے، پس اللہ اسلام اور اپنے رسولؐ کی طرف سے تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کے لئے بمنزلۂ گوش و چشم[23] تھے۔ تم نے حضور کی تصدیق[24] اس وقت کی جب کہ لوگوں نے آپ کی تکذیب کی — اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں تم کو صدیق[25] کہا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ۔ سچائی لانے والے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ابوبکرؓ — تم نے حضور علیہ السلام کے ساتھ غم خواری[26] اس وقت کی جب کہ لوگوں نے بخل کیا اور تم ناگوار باتوں کے وقت حضورؐ کے ساتھ اس وقت بھی کھڑے رہے[27] جبکہ لوگ آپ سے بچھڑ گئے۔ تم نے

سختیوں میں بھی حضورؐ کے ساتھ صحبت و رفاقت کا حق باحسن[28] وجوہ ادا کیا۔ تم ثانی اثنین[29] اور رفیقِ غار تھے اور تم پر سکینہ[30] نازل ہوا تھا۔ تم ہجرت[31] میں آپؐ کے رفیق تھے اور اللہ کے دین میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر تم آپؐ کے ایسے خلیفہ[32] تھے جس نے اس وقت خلافت کا حق ادا کر دیا۔ جبکہ لوگ مرتد ہوگئے تھے اور تم نے خلافت کا وہ حق ادا کیا جو کسی پیغمبر کے خلیفہ[33] نے نہیں کیا تھا۔ چنانچہ تم نے اس وقت مستعدی دکھائی جبکہ تمہارے ساتھی سست ہو گئے تھے اور تم نے اس وقت جنگ کی جبکہ وہ عاجز[35] ہوگئے تھے، جب وہ کمزور تھے تم قوی[36] رہے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کو اس وقت تھامے[37] رکھا جبکہ لوگ پست ہو گئے تھے تم بلانزاع و تفرقہ خلیفۂ برحق[38] تھے اگرچہ اس کے منافقوں کو غصہ، کفار کو رنج، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا۔ تم امرِ حق پر ڈٹے رہے جب کہ لوگ بزدل[39] ہوگئے اور تم ثابت قدم[40] رہے، جب وہ ڈگمگا اٹھے، تم اللہ کے نور کو لئے بڑھتے[41] رہے۔ جب لوگ کھڑے ہو گئے تھے آخرکار انہوں نے آپ کی پیروی کی، اور ہدایت پائی، آپ کی آواز ان سب سے زیادہ پست تھی مگر آپ کا رتبہ ان سب[42] سے اونچا تھا۔ تمہارا کلام سب سے زیادہ سنجیدہ تھا سب سے زیادہ تمہاری گفتگو درست[44] تھی۔ آپ سب سے زیادہ خاموش[45] رہنے والے تھے۔ آپ کا قول سب سے زیادہ[46] بلیغ تھا۔ شجاعت میں آپ سب[47] سے بڑھے ہوئے تھے، معاملات کو سب[48] سے زیادہ سمجھنے والے تھے عمل کے اعتبار سے[49] سب سے زیادہ اشرف تھے۔ آپ بخدا دین[50] کے سردار تھے، جب لوگ دین[51] سے ہٹے، آپ آگے آگے تھے اور جب وہ دین کی طرف متوجہ ہوئے آپ[52] ان کے پیچھے تھے، آپ مومنین کے رحیم باپ[53] تھے۔ یہاں تک کہ وہ آپ کی اولاد کی طرح ہوگئے۔ جن بھاری بوجھوں کو وہ نہ اٹھا سکے، تم نے ان کو اٹھا لیا جس چیز کو انہوں[55] نے چھوڑ دیا تھا تم نے ان کو اس کی رغبت دلائی، اور جو چیز انہوں نے ضائع کر دی تھی تم نے اس کی حفاظت کی جس کو وہ نہیں جانتے تھے تم نے وہ چیز[56] ان کو سکھائی۔ جب وہ عاجز و درماندہ[57] ہوئے تو تم نے تلوار کھینچ لی (یعنی بہادری دکھائی) جب[58] وہ گھبرائے تو تم نے صبر کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن لوگوں کی تم نے دادرسی کی، اور وہ اپنی ہدایت کے لئے تمہاری رائے کی طرف رجوع ہوئے اور کامیاب ہوئے اور جس چیز کا ان کو اندازہ بھی نہیں تھا وہ انہوں نے پالی۔ تم کافروں کے لئے عذاب کی بارش اور آگ کا شعلہ[59] تھے۔ مومنین کے لئے رحمت[60] انسیت اور پناہ تھے، تم نے اوصاف و کمالات کی فضا میں پرواز[61] کی۔ تم نے ان کا عطیہ پایا اس کی اچھائیاں لے لیں۔ تمہاری محبت کو شکست[62] نہیں ہوئی۔ تمہاری بصیرت کمزور[63] نہیں ہوئی، تمہارا نفس[64] بزدل نہیں ہوا، تمہارے دل میں کجی[65] پیدا نہیں ہوئی اور وہ منحرف نہیں ہوا۔ تم اس پہاڑ کی مانند تھے جس کو آندھیاں حرکت نہیں دے سکتیں اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم رفاقت اور مالی خدمت دونوں کے اعتبار سے سب[67] سے زیادہ احسان کرنے والے تھے اور ارشادِ نبویؐ کے مطابق جسمانی اعتبار سے گو کمزور لیکن اللہ کے معاملہ میں[68] قوی تھے اپنے نفس کے اعتبار سے متواضع۔ اللہ کے نزدیک بڑے[69] اور لوگوں کی آنکھوں میں بھاری بھرکم اور بڑے تھے۔ تمہاری نسبت نہ کوئی دھوکہ میں تھا اور نہ وہ

حرف گیری کر سکتا تھا۔ تم میں نہ طمع[71] تھی اور نہ تم کسی کی رعایت[72] کرتے تھے۔ ضعیف اور پست[73] آدمی تمہارے نزدیک قوی تھا کہ تم اس کو حق دلاتے تھے اور قوی تمہارے نزدیک ضعیف[74] و ذلیل تھا کہ تم اس سے حق لیتے تھے۔ دور و نزدیک دونوں قسم کے آدمی تمہاری[75] نگاہ میں یکساں تھے۔ جو اللہ کا سب سے زیادہ مطیع ہوتا تھا وہی تمہارا سب سے زیادہ مقرب[76] تھا۔ تمہاری شان حق، سچائی اور نرمی[77] تھی۔ تمہارا قول حکم قطعی اور تمہارا معاملہ بردباری اور دور[78] اندیشی تھا اور تمہاری رائے علم اور عزم تھا تم نے فساد[79] کا قلع قمع کر دیا۔ اور راستہ ہموار[80] ہو گیا۔ مشکل آسان[81] ہو گئی۔ آگ[82] بجھ گئی اور دین[83] معتدل ہو گیا، ایمان قوی[84] ہو گیا۔ اسلام اور مسلمان ثابت[85] قدم ہو گئے اللہ کا امر غالب[86] آ گیا اگرچہ کافروں کو اس سے تکلیف ہوتی تھی۔ تم نے سخت پیش قدمی کی اور اپنے بعد میں آنے والوں[87] کو تھکا دیا۔ تم خیر سے کامیاب[88] ہوئے تم اس سے بلند و بالا[89] ہو کہ تم پر آہ و بکا کی جائے۔ تمہارا مرثیہ تو آسمانوں[90] میں پڑھا جا رہا ہے اور تمہاری مصیبت تو تمام دنیا میں ظاہر ہے۔ ہم سب اللہ کے لئے ہیں۔ اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اللہ کی قضا پر ہم راضی ہیں، ہم نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیا ہے۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمہاری[91] موت جیسا کوئی حادثہ مسلمانوں پر کبھی نازل نہیں ہوا۔ تم دین کی عزت[92] جائے پناہ اور حفاظت گاہ تھے مومنوں کے لئے ایک گروہ[93]، قلعہ اور دارالامن تھے۔ منافقوں کے واسطے تشدد اور غضب[94] تھے۔ پس اللہ تم کو تمہارے نبی سے ملا دے اور ہم کو تمہارے[95] بعد تمہارے اجر سے محروم اور گمراہ نہ کرے ——— فَاِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی پچانوے (۹۵) خوبیاں بیان کیں۔ سچ ہے:۔

"قدر گوہر شاہ داند یا بداند گوہری"

انہوں نے کوفے کی مسجد میں کہا:۔

"جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم نے انہیں (ابوبکرؓ کو) دین کے ستون یعنی نماز میں ہمارا امام بنایا تو ہم نے بخوشی انہیں دنیاوی معاملات میں اپنا امام بنا لیا۔ جو شخص دین میں ہمارا امام ہو سکتا ہے وہ دنیاوی امور میں بدرجہ اولیٰ ہمارا امام اور پیشوا ہو سکتا ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم میرے لئے وصیت کر جاتے تو میں انہیں کبھی اپنا امام تسلیم نہ کرتا۔ لیکن آپؐ نے میرے حق میں کبھی کوئی وصیت نہیں کی نہ مجھے اپنا وصی قرار دیا۔"

سانحۂ ارتحال

مخلص و ایثار پیشہ کارکنوں کی جماعت مجلس احرار اسلام کے سالار جیوش جناب میاں معراج الدین صاحب چند روز قبل اچانک انتقال کر گئے ——— سالار معراج کے عرف سے آپ مشہور تھے اور آپ نے احرار کی سرخ وردی میں ملبوس رضاکاروں کی تربیت جس انداز سے کی تھی وہ انہی کا حصّہ تھا۔ اکابرینِ احرار حضرت امیر شریعت مولانا لدھیانوی چودھری صاحب اور دوسرے جملہ بزرگوں سے ان کے تعلقات مثالی تھے۔ ان کے انتقال سے تاریخ کے ایک باب کا ورق الٹ گیا۔

اللہ تعالیٰ اس مخلص و بہادر انسان پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے۔ ادارہ خدام الدین پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

(۵/۱۹)

تبلیغی جماعت

اکابر علماء حق و اولیاء کرام کی نظر میں

مرتب مولانا احمد عبد الرحمٰن صدیقی۔ ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین رجسٹرڈ۔ نوشہرہ چھاؤنی

جہاں پر خداوند قدوس جل شانہٗ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اُس نے اِس دَورِ پُرفتن میں اپنے آخری دین حقّہ اسلام کی مخلصانہ اشاعت و تبلیغ کے لیے اکابر علماء دیوبند کو چن لیا ہے۔ وہیں پر اس کی ایک عوامی ہمہ گیر شکل "تبلیغی جماعت" کے نام سے بحمد اللہ تعالےٰ قائم ہے اور جس ولولہ، اخلاص و محبت سے یہ دینی کام کر رہی ہے اور پوری دنیا کے اندر اسلام کے خالص قرنِ اوّل والے پیغام کو پھیلا رہی ہے اس پر تبلیغی جماعت کو جتنا بھی خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا جائے وہ کم ہے۔ اور ہم مسلمانوں کو اس کے ساتھ ہمہ پہلو بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔ لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ بعض متعصّب و ناواقف لوگ اس کی مخالفت کر کے اپنی عاقبت خراب کرنے سے نہیں ڈرتے۔ چونکہ بعض حلقوں نے تبلیغی جماعت کے خلاف ایک کتاب بھی شائع کر دی ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہُوا کہ اس دَور کے علماء حق کے چیدہ چیدہ جملے اس مضمون میں جمع کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کر دوں تاکہ وہ پوری دلجمعی اور شوق و محبت سے تبلیغی جماعت کا ساتھ دیں اور مخالفین کی ہرزہ سرائی سے اپنے آپ کو متاثر نہ ہونے دیں۔ آخر ہر دینی و صحیح کام کے کچھ مخالف ہُوا ہی کرتے ہیں۔

خداوند کریم ہم سب کو ہدایت و رحمت سے نوازے۔

۱۔ شیخ العرب و العجم امام المجاہدین حضرت العلامہ مولانا سید حسین احمد المدنی قدس سرہ العزیز

شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

۱۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ کی آخری تقریر تبلیغی اجتماع منعقدہ ۲۶ر جولائی ۱۹۵۷ء بمقام ارکونم ضلع شمالی آرکاٹ (مدراس) میں فرمائی۔ تأثر کا یہ عالم تھا کہ سارا مجمع رو رہا تھا۔ حضرت قدس سرہٗ نے تبلیغی فضائل و ضرورت و برکات کا ذکر فرمایا۔ اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ:۔

"بھائیو! تم نے جو قدم اٹھایا ہے وہ مبارک ہے اللہ پاک تمہاری جد و جہد سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور تم سے اسلام کی خدمت لے تم ہرگز تنگ دل مت ہو۔

میرے بزرگو! اللہ تعالےٰ نے آپ کے دلوں میں تبلیغ کی محبت ڈال دی یہ مبارک کام ہے اور آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے! اپنی بھی اصلاح کرو اور اپنے بھائیوں کی بھی۔ اللہ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔" (تبلیغی تقریریں ص ۱۱-۱۲)

۲۔ مکتوبات حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ حصّہ دوم ص ۱۰۹ پر پروفیسر سید احمد شاہ مراد آبادی کے نام مطبوعہ خط میں درج ہے:

"محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

تبلیغی خدمات کے انجام دینے اور اس کے لیے مولانا الیاس صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہدایات حاصل کرنے کا مقصد مبارک مقصد ہے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور پھر توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس مبارک مقصد کو بلکہ اپنی خاندانی وراثت کو بخیر و خوبی انجام دیں۔ (مولانا) سے میرا سلام و استدعاءِ دعواتِ صالحہ انجام دیں۔ فقط والسلام

ننگِ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

۳۔ حضرت شیخ مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے سامنے جب تبلیغ کی

حمایت اور مخالفت کے اشتہارات پیش کیے گئے تو آپ نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ:۔

"اہل مدارس کی مختلف تحریریں اور پوسٹر دربارۂ حمایت تبلیغ و مخالفت اِن دنوں نظر سے گزریں۔ جن میں حدِ اعتدال اور توسط سے تجاوز کرتے ہوئے افراط و غلو سے کام لیا گیا ہے تبلیغ دین اور تعلیم دین ہر دو امور ضرورت اور فرائض اسلامیہ سے ہیں ——— زمانہ سعادت (صحابہ کرامؓ) سے لے کر آج تک ہمیشہ کارکن اشخاص اور جماعتوں سے غلطیاں بھی ہوتی رہی ہیں۔ مگر ان کی غلطیوں کی وجہ سے وہ ضروری چیزیں ممنوع نہیں قرار دی گئیں بلکہ اصلاح کی گئی اور ان غلطیوں کو چھانٹ دیا گیا۔ اہل تبلیغ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔ ان میں ناتجربہ کار اور نو آموز افراط و تفریط کرنے والے اشخاص بھی ہیں۔ ان کی کسی کوتاہی پر نفس تبلیغ پر نکیر کرنا غلطی سے خالی نہ ہوگا۔ اور یہی حال تعلیم کا بھی ہے اس لیے مَیں تمام بھائیوں سے امیدوار ہوں کہ ہر ایک دوسرے کی عزت افزائی کی کوشش کرے اور گندگی اچھال کر مسلمانوں میں مزید تفریق پیدا نہ ہونے دیں۔"

(منقول از تبلیغی تقریریں صفحہ ۱۵-۱۶)

۲۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت علامہ اشرف علی تھانوی رحؒ

حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ العزیز کے ہاں تھانہ بھون میں ایک تبلیغی جماعت کام کرتے ہوئے پہنچی۔ حضرت نے اپنے خاص مقرب حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی مدظلہٗ کو ان کی نصرت و رہبری کے لیے تجویز کیا۔ اور واپسی پر ان سے جملہ احوال دریافت کر کے مسرّت کا اظہار فرمایا۔ اور اسے سُن کر حضرتؒ باغ باغ ہو گئے اور ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور بار بار فرماتے رہے:

"مولانا الیاس نے یاس کو آس سے بدل دیا مولانا الیاس نے یاس کو آس میں بدل دیا۔"

پھر اپنے عزیز کی طرف سے چائے و بسکٹ پیش کی۔ اور چار وقت کے کھانے کی دعوت دی اور اہل مجلس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"کسی کو یہ دیکھنا ہو کہ حضراتِ صحابہ کیسے تھے تو ان لوگوں کو دیکھ لو۔"

پھر حضرت حکیم الامت تھانوی نے اس جماعت سے قیام کی مدت کا دریافت فرمایا۔ جماعت نے تین دن کا عرض کیا تو حضرتؒ نے "آٹھ یوم کا قیام چاہتا ہوں" فرمایا۔ جسے جماعت نے بخوشی منظور کیا۔ حضرتؒ نے بہت دعائیں دیں اور فرمایا کہ:۔

"اللہ رب العزت جس سے جو کام چاہیں لے لیتے ہیں یہ کام مولانا الیاس کے حصّہ میں آیا یہ بہت ہی اونچا کام ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کام سے امت کو نفع ہوگا۔ اللہ اسے قبول فرمائیں اور اس میں برکت فرمائیں اور اپنی تائید و نصرت کو شاملِ حال فرمائیں اور شر اور فتن سے حفاظت فرمائیں۔"

(منقول از: تبلیغ کے متعلق بزرگانِ ہند کے چند ارشادات مرتبہ جناب محمد عالم صاحب بی اے)

درج بالا واقعہ دنیا اسلام کے عظیم مفکر و سلطان القلم حضرت علامہ سید ابو الحسن علی ندوی دامت برکاتہم لکھنؤ نے بھی بطور خلاصہ اپنی کتاب "مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت" کے ص ۱۰۰ پر درج کیا ہے۔ اس لیے تصدیق ہو گئی۔

۳۔ شیخ الاسلام و التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحؒ

۱۔ امیر التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امیر ثانی جماعت تبلیغ جب بھی لاہور تشریف لاتے۔ اکثر اپنے دیگر بزرگوں و ساتھیوں کی طرح حضرت امام الاولیاء شیخی وسیدی حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تشریف لایا کرتے اور دعائیں و مشورے حاصل کیا کرتے تھے چنانچہ ذی قعدہ ۱۳۸۰ھ میں بندہ دورۂ تفسیر میں بحیثیت خادم حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ موجود تھا کہ امیر التبلیغ تشریف لائے۔ درس تفسیر کی وجہ سے بات چیت نہ ہو سکی۔ اس لیے ایک رقعہ لکھ کر مجھے عنایت کیا کہ جب حضرتؒ درس سے فارغ ہوں تو پیش کر دیں۔ (پورا واقعہ خدام الدین کے تبلیغ نمبر ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۱ء میں آچکا ہے) حضرت لاہوریؒ نے رقعہ دیکھ کر ارشاد فرمایا:۔

"ہم تو بغیر ان کے کہے ہوئے بھی ان کے لیے دن رات دعائیں کرتے رہتے ہیں" اور فی الفور ہاتھ کھڑے کر کے حسب عادت خاموشی سے دعا فرمائی۔

۲۔ اسی طرح مولانا مجاہد الحسینی صاحب سابق ایڈیٹر خدام الدین اپنے مضمون مندرجہ تبلیغ نمبر صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ :۔

"ایک دفعہ امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ ملاقات کے لیے شیرانوالہ مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت لاہوری سے ملاقات ہوئی بعض دوسرے جلیل القدر علماء بھی موجود تھے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت کی زندہ کرامات کی اس سے بڑی علامت اور کیا ہو سکتی ہے کہ جن لوگوں کا غرورِ نفس اس حد تک بگڑ چکا تھا کہ اپنے ہاتھ سے گھڑے کا پانی لینے میں ایک عار محسوس کرتے تھے وہ تبلیغ دین کے لیے قریہ قریہ بستی بستی اپنے کندھوں پر بستر اٹھائے پھرتے ہیں"۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا :۔

"ایک بات یاد رکھیں کہ کسی حق پرست جماعت کا باطل پرستی کی طرف پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگ جائے کہ ہمارے سوا دوسری کوئی دینی جماعت حق پر نہیں ہے اور ہماری جماعت کی بقاء دوسروں کی فنا ہی کی صورت میں ہو سکتی ہے ۔ دیکھنا آپ کی جماعت میں کہیں یہ احساس و تاثر پیدا نہ ہو جائے۔ ہم تو ہر آن آپ حضرات کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے اس گلشنِ تبلیغ کو ہمیشہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے"۔

۴۔ قطب الارشاد شمس العارفین حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبد الرحمٰن میانوی صاحب راوی ہیں کہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کوہ مری میں مقیم تھے۔ میں بھی حضرت کی صحبت کے لیے مری گیا۔ ایک روز تبلیغی جماعت کے ایک صاحب سے میری کچھ بحث چل پڑی اس میں کچھ تلخی کی باتیں بھی ہو گئیں۔ دوسرے روز حضرت رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے۔ اُن صاحب نے میری شکایت کی حضرت رحمۃ اللہ وضو سے رُک گئے اور رنجیدہ لہجے میں فرمایا۔

"مجھ سے ان حضرات کی شکایت نہ کیا کرو۔ آج کے زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر ان کی طرح جان نثار کرنے والا کون ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ان کو میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر دیکھ رہا ہوں۔ آئندہ کوئی اس جماعت کی مجھ سے شکایت نہ کرے"۔

(ہمارے دَور کے چند علماءِ حق صفحہ ۱۷ مرتبہ محترم امین گیلانی صاحب)

۵۔ قطب العالم مرشد کامل حضرت مولانا عبد الغفور عباسی نور اللہ مرقدہٗ

(مہاجر مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتکریماً)

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ماہ صفر ۱۳۹۱ھ کے صفحہ ۶ پر ایک ملفوظ مبارک مطبوعہ ہے کہ فرمایا :

"میرے ہاں دو چیزیں ہیں جن کی میں تعلیم دیتا ہوں ۔ ۱۔ امر بالمعروف ۲۔ نہی عن المنکر۔ امر بالمعروف تو سہل ہے لیکن نہی عن المنکر مشکل ہے اس کی تعلیم کوئی کوئی دیتا ہے۔ الحمد للہ تبلیغی جماعت سے وابستہ حضرات بہت اچھا کام کر رہے ہیں"۔

۶۔ مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے "مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت" کتاب کا عجیب و نفیس مقدمہ کیا لکھا کہ تبلیغ کے اصول پر ایک گرانقدر مقالہ سپردِ قلم کر دیا۔ اس کے صفحہ ۱۹ پر فرماتے ہیں کہ :۔

"اوپر کی سطروں میں تبلیغ و دعوت کے اصول پر جو کچھ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس سے معلوم ہو گا کہ اسلام کے تبلیغی اصول اور دعوت کے طریق کیا ہیں اور جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں۔ آئندہ اوراق میں جو کچھ کہا گیا ہے اور جس دعوت و تبلیغ کے علمی و عملی اصول و آئین کا تذکرہ ہے وہ موجودہ ہندوستان کی تمام دینی تحریکوں میں اصلِ اوّل سے زیادہ قریب ہے۔ حکیمانہ تبلیغ و دعوت' امر بالمعروف' نہی عن المنکر' اسلام کے جسم کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اس پر اسلام کی بنیاد، اسلام کی قوت، اسلام کی وسعت اور اسلام کی کامیابی منحصر ہے۔ اور آج سب زمانوں سے بڑھ کر اس کی ضرورت ہے۔ اور غیر مسلمانوں کو مسلمان بنانے سے زیادہ اہم

کام مسلمانوں کو مسلمان، نام کے مسلمانوں کو کام کے مسلمان اور قومی مسلمانوں کو دینی مسلمان بنانا ہے۔ حق ہے کہ آج مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر قرآن کی یہ ندا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا (اے مسلمانو! مسلمان بنو) کو پورے زور و شور سے بلند کیا جائے — شہر شہر، قریہ قریہ اور در در پھر کر مسلمانوں کو مسلمان بنانے کا کام کیا جائے اور اس راہِ جفا میں وہ جفاکشی، وہ محنت کوشی اور وہ ہمت اور وہ قوتِ مجاہدہ صرف کی جائے جو دنیا دار لوگ دنیا کے عز و جاہ اور حصولِ طاقت میں خرچ کر رہے ہیں۔ جس میں حصولِ مقصد کی خاطر ہر متاعِ عزیز کو قربان کرنے اور ہر مانع کو بیچ سے ہٹانے کے لیے ناقابلِ تسخیر طاقت پیدا ہوتی ہے کشش سے، کوشش سے، جان و مال سے، ہر راہ سے اس میں قدم آگے بڑھایا جائے اور حصولِ مقصد کی خاطر وہ جنون کی کیفیت اپنے اندر پیدا کی جائے جس کے بغیر دین و دنیا کا نہ کوئی کام ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ اس جنون کی اس عہد میں مثالیں آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو اصل کتاب (حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت) کو شروع کر دیں"۔ والسلام

(مئی ۱۹۴۴ء بھوپال)

۸۔ مفتی اعظم ہند یادگارِ سلف حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸، ۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو نوح ضلع گوڑگاؤں میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ ہوا۔ میوات کی سرزمین میں انسانوں کا اتنا بڑا اجتماع ایک جگہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ شیخ الاسلام والمشائخ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف تشریف لائے بلکہ جمعہ کی نماز بھی پڑھائی۔ حضرت مفتی اعظم ابو حنیفۂ وقت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب نے بھی رونق بخشی اور اپنے تاثر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ :

"۳۵ سال سے ہر قسم کے مذہبی اور سیاسی جلسوں میں شریک ہو رہا ہوں لیکن میں نے اس شان کا ایسا بابرکت اجتماع آج تک نہیں دیکھا"۔

(مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت)

۷۔ شمس العلوم والمعارف جامع شریعت و طریقت حضرت علامہ شمس الحق افغانی دامت برکاتہم

سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند و وائس چانسلر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۱۔ بندہ رجب ۱۳۹۱ھ میں ایک چلہ پر حیدرآباد سندھ کی جماعت کے ساتھ بحمد اللہ تعالےٰ گیا۔ حضرت علامہ افغانی دامت برکاتہم نے اپنے ایک مکتوب میں دیگر ہدایات و دعاؤں کے علاوہ چلہ تبلیغ کے بارہ میں تحریر فرمایا : "مبارک ہو اللہ قبول فرمائے"۔

۲۔ جولائی ۱۹۷۲ء میں حضرت اقدس دامت فیوضہم کی خدمت میں بعض اسئلہ و طلب دعا کے ساتھ تبلیغی چلہ پر روانگی کا ارادہ ظاہر کیا جس پر حضرت شیخ مدظلہٗ نے درج ذیل عجیب و غریب الفاظ سے تبلیغی کام کی تحسین فرمائی :۔

"اللہ تعالےٰ اس جہادِ دین کے ثمرہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے تحت انوارِ ہدایت سے مستفید فرما دیں"۔

(آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے راہ میں محنت و جہاد کریں گے ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کریں گے)

۳۔ گزشتہ دنوں نوشہرہ کے ایک صاحب نے تبلیغی جماعت کے خلاف زہر آلود و متعصبانہ کتاب لکھی اور اس میں یہ بھی لکھ دیا کہ "حضرت افغانی دامت برکاتہم نے اسے پسند کیا۔ اور اس کا خلاصہ ساتھ لکھنے کو فرمایا"۔ اس سلسلہ میں جب حضرت موصوف مدظلہٗ سے رابطہ قائم کیا گیا تو حضرت مدظلہٗ نے تحریر فرمایا۔ کہ :

"یہ کتاب قاضی صاحب نے لائی تھی جس میں اہل تبلیغ کی بعض خامیوں کا ذکر تھا۔ میں نے یہ مشورہ دیا کہ اکابر جماعتِ تبلیغ سے کہہ کر ان کا ازالہ ہو سکتا ہے کتاب کی اشاعت نہ کریں۔ اس میں مخالفین کو فائدہ ہو گا۔ اور تبلیغ کی اس واحد روشنی کو کمزور کر دینے سے اہلِ اسلام کا بڑا نقصان ہو گا۔ . . . . . . خلاصہ کا مطلب یہ تھا کہ طویل کتاب سے واقعی شکایات کا خلاصہ بنا کر مجھے بھیج دیں تاکہ اہل تبلیغ کے اکابر سے آپ کی تسلی کرا دی جائے اشاعت ہرگز نہ کریں"۔ (شمس الحق افغانی)

نیکی اور بھلائی کو پھیلانا، برائی اور معصیت کو روکنا ہر مومن کا دینی فریضہ ہے

از افادات شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

بُخل کا علاج — انفاق فی سبیل اللہ

محمد مقبول عالم بی اے لاہور

یہود ایمان بالغیب اور اقامتِ صلوٰۃ میں مسلمانوں کے مقابلہ میں فیل تھے۔ اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ کے معاملے میں بھی فیل تھے۔ صحابہ کرام کے انفاق پر کئی آیات اور واقعات شاہد ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ چندے کی اپیل کی۔ حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ آج میں صدیق اکبرؓ سے بڑھ جاؤنگا چنانچہ گھر کی ہر چیز آدھی آدھی لے آئے۔ آپ نے پوچھا "عمرؓ! کیا لاتے؟" عرض کی۔ حضورؐ! ہر چیز نصف نصف لے آیا ہوں۔ پھر صدیق اکبرؓ سے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر کا سارا سامان لے آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن سمجھ لیا کہ اس شخص سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

مہاجرین نے بے دست و پا ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پہ ہر موقع پر لبیک کہا اور مال کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (۵۹ : ۸)

وہ مال وطن چھوڑنے والے مفلسوں کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے۔ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کرتے ہیں۔ یہی سچے (مسلمان) ہیں۔

انصار نے مہاجرین کی خدمت کا خوب حق ادا کیا۔ چنانچہ ان کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۵۹ : ۹)

"اور وہ (مال)، ان کے لیے بھی ہے کہ جنہوں نے ان سے پہلے (مدینہ میں) گھر اور ایمان حاصل کر رکھا ہے جو ان کے پاس وطن چھوڑ کر آتا ہے۔ اس سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سینوں میں اس کی نسبت کوئی خلش نہیں پاتے۔ جو مہاجرین کو دیا جائے اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا جائے۔ پس وہی لوگ کامیاب ہیں"

انصار نے ہر چیز کو بانٹا اور مہاجرین کو اس میں سے حصہ دیا۔ کھیتیاں، باغات، اموال حتیٰ کہ جن کی زیادہ بیویاں تھیں انہوں نے طلاقیں دے کر مہاجرین کو نکاح کے لیے پیش کر دیں۔ لیکن مہاجرین کی غیرت کا یہ حال تھا کہ انہوں نے محنت اور مزدوری کو ترجیح دی۔ اور ان کے اموال کو اور ان کی بیویوں کو قبول نہیں کیا۔

تنگدستی کے باوجود صحابہ کرامؓ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ اور اپنا پیٹ کاٹ کر بھی دیتے تھے۔ یہ صحابہ کرامؓ کی حالت ہے۔ ادھر یہود کے بزرگوں کو دیکھیں کہ من وسلویٰ روز ملتا تھا اور حکم تھا کہ جمع نہ کریں۔ لیکن انہیں اللہ پر یہ توکل نہ رہا۔ ایک دن سے زائد لانے لگے اور جمع کرنے لگے۔ تو اس میں بدبو پیدا ہو گئی۔ یہ انہیں سزا ملی۔

یہود کے بخل کا قرآن کریم میں صاف اعلان ہے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ:۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ (۵۷ : ۱۱)

"ایسا کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے۔ پھر وہ اس کو اس کے لیے دوگنا کر دے اور اس کے لیے عمدہ بدلا ہے۔

تو یہود نے یہ اعتراض کیا کہ کیا خدا فقیر ہو گیا ہے کہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ تو فرمایا۔ ہم نے ان کے الفاظ لکھ لیے ہیں اور قتل انبیاء کے جرم کو بھی لکھ لیا ہے تاکہ ان کے لیے عذاب کا فیصلہ کیا جائے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ (۳ : ۱۸۱)

"بے شک اللہ نے ان کی بات سنی ہے جنہوں نے کہا کہ بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم دولتمند ہیں۔ اب ہم ان کی بات لکھ رکھیں گے اور جو انہوں نے انبیاء کے ناحق خون کیے ہیں اور کہیں گے کہ جلتی آگ کا عذاب چکھو"

دراصل اللہ کو تم سے لینے کی ضرورت نہیں وہ تو غنی ہے۔ تمہارے ہی بعض امراض روحانی کے علاج کے لیے انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے۔ اگر علاج نہ کیا تو بیماری ساتھ جائے گی۔ اور تمہیں جہنم میں لے جائے گی۔ قرض حسنہ کی تعریف یہ ہے کہ مقروض کو مہلت دی جائے کہ جب چاہے ادا کرے۔ اللہ کو قرض حسنہ دینے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کے نام پر خرچ کیا جائے وہ جب چاہے گا اس کا معاوضہ دے گا اور جتنا چاہے گا دیگا کم سے کم دس گنا اور زیادہ سے زیادہ سات سو گنا۔ اور جسے چاہے اس سے بھی زیادہ دے لیکن اس کے لیے ایسا دینا کہ دینے کے بعد نام نہ لینا اور اصل مع نفع کے دینا شرط ہے۔

انسان کو جان پیاری ہے اور جان کے آرام کے لیے مال پیارا ہے۔ اللہ کی محبت جان و مال دونوں سے زیادہ پیاری ہونی چاہیے۔ یہی مومن کی صفت ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (۲ : ۱۶۵)

اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔

اللہ کی محبت کے مقابلے میں کوئی چیز نہ ٹھہرے جو چیز اللہ کی محبت میں آڑے آئے اسے قربان کر دیا جاتے۔ یہی توحید ہے۔ اگر کسی اور چیز کو مقصود و محبوب بنا لیا تو پھر اس کا خدا وہی ہوگا۔ اللہ نہیں ہوگا۔ خدا وہ ہے جس پر سب کچھ قربان کیا جائے ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کسی بزرگ کا مقولہ سنایا کرتے تھے کہ وہ کہتے "او فلاں! خدائے تو زیر پائے من است" یعنی زر کو تو نے خدا بنایا ہوا ہے اور وہ میرے پاؤں کے نیچے ہے کہ وہ مرض بخل میں مبتلا تھے اور زر ہی کو مقصود بنایا ہوا تھا اور اس کے باوجود موسیٰؑ کی نبوّت اور تورات کی ہدایت کو تسلیم کرتے تھے — تو صحابہ کرامؓ کے حالات تو ان سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ پھر کیوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ قرآن روحانی امراض سے شفا دلاتا ہے۔ اور یہ ایسی امراض ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک بخل ہے۔ اس لیے قرآن کریم کی تعلیم بڑی اہم ہے۔ لیکن آج مسلمان ہر چیز کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی غیر ضروری چیز ہے تو وہ تعلیم قرآن ہے — گھروں میں سب چیزیں ہوں گی، تعلیم قرآن نہیں ہوگی۔ حقیقت میں ضرورت ہے تو فقط قرآن کی نہیں ضرورت تو کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں۔ سب دنیا کی ترقی میں لگے ہوئے ہیں۔ زراعت پیشہ، تجارت پیشہ، ملازمت پیشہ، دستکار سب اپنے اپنے کام میں مگن ہیں۔ قرآن کی تعلیم پانے اور قرآن کا ماہر بننے کے لیے کسی کو بھی خیال نہیں۔ آج بدقسمتی سے ایک لاکھ میں ایک کی نسبت سے بھی ماہر قرآن نہیں۔ فیا حسرتا۔

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

"ملفوظاتِ طیّبات"

؎ مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں!

مجموعہ احکام الٰہی کا نام ہے قرآن ——— قرآن پاک کی شرح کا نام ہے حدیث خیر الانام
قرآن مجموعہ احکام الٰہی کا قلعہ ہے ——— اور احادیث رسول خدا اس قلعہ کا حصار ہے
قرآن لاز آف گاڈ (اللہ کا قانون) ہے ——— اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بائی لاز ہے
منکرِ حدیث منکرِ قرآن ہے ——— اور منکر قرآن پکا بے ایمان اور خارج از اسلام ہے
ایسے میاں بیوی کے نکاح ٹوٹ چکے ہیں ——— اور ان کی جو اولاد ہو گی وہ سب ولد الزنا حرامی ہے

سارے قرآن پاک کا لُبّ لُباب (خلاصہ) دو لفظوں میں بزبان شیخ التفسیر
"حصول رضاء الٰہی باتباع رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اسی کا نام قرآن ہے ——— اسی کا نام ایمان ہے ——— اور اسی کا نام اسلام ہے

● ——— کامل مکمل انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو بصورتِ عبادت اور مخلوقِ خدا کو بصورت خدمت راضی رکھے۔

● ——— تقویٰ کے معنی۔ پرہیز گاری۔ نگہ داشتن۔ ہر اُس چیز سے پرہیز کرنا جس کے کرنے سے تعلق باللہ میں خلل آئے۔

● ——— احسان ——— ایک پھلدار درخت ہے۔ شاخیں اس کی عرشِ معلّٰی پر ہیں۔ جڑیں اس کی تحت الثریٰ میں ہیں۔ احسان اس درخت کے پھل کا نام ہے۔

● ——— اولیاء کرام کا جو منکر ہے اس پر خدا کی لعنت اور جو اولیاء کرام کو خدا کے درجہ پر لا کر بٹھائے۔ اس پر بھی خدا کی لعنت، دو ٹوک فیصلہ ہے۔

؎ حفظ مراتب گر نہ کنی زندیقی۔

● ——— اولیاء کرام کی جوتیوں کی خاک میں سے وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ہوتے ——— نہیں ہوتے ——— وہ موتی جسے مل جائیں۔ پہلی رات ہی قبر رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بن جاتی ہے۔ ان موتیوں کی برکت سے قیامت کا پچاس ہزار سال کا ایک دن چار رکعت نماز فرض کی دیر میں گزر جائے گا۔ ان موتیوں کی برکت سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر جام پلائیں گے۔ اور جنت کا سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔

● ——— تم کہتے ہو، دانے دانے پر مہر ہوتی ہے میں کہتا ہوں بندے بندے پر مہر ہوتی ہے۔ شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر استقامت کا ایک واقعہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمایا کرتے تھے ———

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رحؒ کے مکان پر رات کے دو بجے کسی نے آکر دستک دی۔ حضرتؒ نیچے تشریف لے آئے۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت بیٹے کی صبح برات ہے، اور لڑکی والوں نے کہلا بھیجا ہے کہ برات ڈھول باجوں کے ساتھ آئے۔ تب رخصتی دیں گے ورنہ نہیں۔

حضرتؒ نے فرمایا تم اللہ کا نام لیکر چپکے سے گھر چلے جاؤ۔ اگر اس لڑکی نے تمہارے گھر کا پانی پینا ہے تو اللہ کے فضل سے ضرور آئے گی۔ اور اگر اس نے تمہارے گھر کے گھڑے کا پانی نہیں پینا تو وہ نہیں آئے گی۔ تم انہیں کہلا بھیجو کہ ہم برات باجے کے ساتھ نہیں لائیں گے۔ دوسرے دن صبح کو لڑکی والوں کے ہاں دیگیں پکی پکائی دھری تھیں ان کو جب یہ پیغام پہنچا تو لڑکی کے باپ نے خود آکر قدموں

(باقی ہے)

امام ولی اللہ دہلویؒ کا

فلسفۂ اخلاق

مسلم حکماء نے علم الاخلاق پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ جو بڑی قابلِ قدر ہیں۔ لیکن انہوں نے ان کی بنیاد یونانی علم الاخلاق پر رکھی جسے اسلامی رنگ دے لیا گیا۔

امام ولی اللہ دہلویؒ ایک منفرد حکیم ہیں۔ جنہوں نے یونانی علم الاخلاق سے ہٹ کر کتاب و سنت کو بنیاد بنایا۔ اور ایک نیا فلسفہ فلسفۂ اخلاق مدون کیا۔ یہ فلسفۂ اخلاق ساری شریعت کو حل کر دیتا ہے اور اس پر ایمان و ایقان کو سہل بنا دیتا ہے اور عمل کی راہیں کھول دیتا ہے۔

امام ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ وہ علم الاخلاق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر القا کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ اس فقیر کو بتایا گیا ہے کہ تہذیبِ نفس کے سلسلہ میں شریعت کا مقصود دراصل یہ ہے کہ انسانوں میں چار اخلاق پیدا ہو جائیں۔ اور جو باتیں ان چار اخلاق کے خلاف ہوں اور ان کی ضد ہوں۔ ان سے انسانوں کو بچایا جائے۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کو انہی چار اخلاق کو بروئے کار لانے کے لیے مبعوث فرمایا۔ اور تمام شرائع الٰہیہ کا یہی مقصد ہے کہ وہ ان چار اخلاق کی تلقین کریں اور انہیں حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو رغبت دلائیں اور جن افعال و اعمال سے یہ اخلاق پیدا ہو سکتے ہیں ان کی لوگوں میں ترویج کریں غرض شرائع الٰہیہ میں ترغیب و تحریص کا سارا زور انہی چار اخلاق کے پیدا کرنے پر مرکوز ہے اور جن چیزوں سے لوگوں کو ڈرایا گیا ہے وہ حقیقت میں ان چار اخلاق کی ضد ہیں۔

اخلاق جمع ہے خُلق کی۔ خُلق کے معنی ایسی عادت ہے جو راسخ ہو جائے۔ اور انسان کی فطرتِ ثانیہ بن جائے۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر عمل کو جو انسان کرتا ہے اس کا ایک اثر اس کے نفس میں نقش ہو جاتا ہے۔ اسے امام صاحب نفس کے دامن کے ساتھ چمٹ جانا کہتے ہیں۔ جب انسان وہ عمل بار بار کرتا ہے تو اس کا اثر بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ تب وہ انسان کی عادت بن جاتا ہے۔ اب انسان اس عمل کو بلا تکلّف کرتا ہے۔ بس یہی انسان کا خُلق ہے۔ اچھے عملوں سے اچھے خُلق اور بُرے عملوں سے بُرے خُلق بنتے ہیں۔

اس فلسفے کے تحت انسانیت کے چار بنیادی اخلاق ہیں۔ جو جو شریعت اسلامیہ کا مقصود ہیں۔ انہیں پیدا کرنے کے لیے اچھے اعمال بجا لانے کا حکم دیا گیا ہے انہیں بِرّ یعنی نیکی کہا جاتا ہے اور ان کے خلاف اثر پیدا کرنے والے عملوں سے منع کیا گیا ہے انہیں اِثم یا گناہ کہا جاتا ہے۔ یہ اچھے اخلاق دنیا میں بھی کام آتے ہیں۔ ان سے انسانی معاشرے میں امن و انصاف پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ اچھے اخلاق آخرت میں بھی کام آئیں گے۔ اور جنتی زندگی میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ ان اخلاق سے محرومی دوزخ کے عذاب کا سبب ہو گی۔ اور اس عذاب کی صورتیں ان کے عملوں کے مطابق ہوں گی۔ یہ چار اخلاق انسانیت کے بنیادی اخلاق ہیں۔ انہی سے انسان انسان بنتا ہے۔ یہ اخلاق انسان کو حیوانات سے ممتاز کرتے ہیں۔

ان چار اخلاق میں سے پہلا خُلق طہارت ہے۔ اس کے معنی ہیں پاکیزگی اور صفائی۔ انسان میں فطری طور پر طہارت اور پاکیزگی کی طرف میلان رکھا گیا ہے۔ اگر ایک انسان کی فطرت سلامت ہو اور اس کا دماغ صحیح ہو تو وہ لامحالہ طہارت کی طرف مائل ہو گا۔ وہ صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرے گا اور گندگی سے نفرت کرے گا۔ طہارت سے مراد وہ کیفیت ہے جو انسان کو پاک و صاف ہونے کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ اس سے انسان کے اندر ایک قسم کا نور اور انشراح پیدا ہوتا ہے جو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔ اگر

انسان پر گندگی طاری ہو تو اس کے اندر ایک قسم کی تنگی ہو گی وہ رنج و غم محسوس کرے گا۔ پاکیزگی کی حالت میں انسان کی طبیعت میں مسرّت اور کشایش ہوتی ہے اسے نورِ طہارت کہتے ہیں۔ اور ناپاکی کی حالت میں طبیعت میں تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ اسے حدث کہتے ہیں۔

انسان کے نفس کو جب ناپاکی کی تاریکی گھیر لیتی ہے تو اس کے اندر شیطانی وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ خوفناک خواب دیکھتا ہے۔ اور اس کے دل پر سیاہی ہجوم کر آتی ہے اور جب اس پر نورِ طہارت کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کے لیے فرشتوں کے الہامات ہوتے ہیں۔ اور وہ اچھی اچھی خوابیں دیکھتا ہے اور نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں ایک نور اس کے دل کا احاطہ کئے رہتا ہے۔

نورِ طہارت کی یہ کیفیت انسان کی جملہ کیفیات میں سے سب سے زیادہ ملاءِ اعلیٰ سے مشابہ ہوتی ہے اور ملاءِ اعلیٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بہیمیت کی تمام آلائشوں سے پاک ہوتے ہیں۔ بدن کو پاک و صاف رکھنے، وضو غسل کرنے، کپڑے صاف ستھرے پہننے، خوشبو لگانے سے انسان کے اندر خُلقِ طہارت پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے شریعت میں ایسے اعمال و افعال بجا لانے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے کہ انسان پاک و صاف رہے۔ اور اس کے اندر نورِ طہارت پیدا ہو جائے۔

دوسرا خلق اخبات ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کیا جائے۔ اور اس کی طرف پوری توجہ کی جائے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک سلیم النفس انسان جب وہ اپنی اندرونی حاجتوں اور خارجی پریشانیوں سے فراغت حاصل کر چکا ہو۔ اگر اسے اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور جلالتِ شان اور کبریائی کی یاد دلائیں اور اس کو کسی نہ کسی طریق سے ذاتِ باری کی طرف متوجہ کر دیں تو اس وقت اس شخص پر حیرت و دہشت کی سی ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور عالمِ روحانی کے رنگ میں وہ رنگا جاتا ہے۔ یہ حالت خشوع و خضوع اور عجز و نیازمندی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ انسان کی یہ کیفیت ملاءِ اعلیٰ کے وفورِ شوق کی اس کیفیت سے مشابہ ہوتی ہے جو ان میں اللہ تعالیٰ کی جلالتِ شان اور اس کی کبریائی کے لیے ہے۔ اس حالت میں اس انسان اور ملاءِ اعلیٰ کی طرف سے علوم و معارف نازل ہوتے ہیں۔ نماز اور ذکر ایسے اعمال ہیں جن سے خُلقِ اخبات پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی بجا آوری کا حکم دیا گیا ہے کہ انسان کے اندر خشوع و خضوع پیدا ہو جائے۔ اس کا تعلق ملاءِ اعلیٰ سے ہو جائے اور اس کا دل تجلیاتِ الٰہیہ کا مورد بن جائے۔ اور وہ ادھر سے جلیل القدر علوم و معارف حاصل کرتا رہے۔

تیسرا خُلق سماحت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان دنیا کے سامانوں سے فائدہ اٹھائے، اُن سے لذّت پائے۔ لیکن ان کی محبت میں گم نہ ہو جائے، وہ ان کا غلام نہ بن جائے۔ بلکہ اپنے نفس کو ضبط میں رکھے، اپنے نفس کو سفلی خواہشات سے محفوظ رکھے۔ جب انسان میں ایسی خصلت پیدا ہو جائے تو اسے خُلقِ سماحت کہتے ہیں۔ شریعت میں ایسے تمام احکام جن سے انسان کو دنیاوی لذتوں میں منہمک ہونے سے روکا گیا ہے خُلقِ سماحت پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً روزہ، اعتکاف، صدقات وغیرہ۔

سماحت کے بے شمار شعبے ہیں۔ چنانچہ ہر خواہش نفس کے مقابلے میں سماحت کے ان شعبوں کے الگ الگ نام ہیں۔ مثلاً شہوت اور کھانے پینے کی خواہشات کا اثر قبول نہ کرنا عفت ہے۔ تن آسانی اور ترکِ عمل کی خواہش سے مغلوب نہ ہونا اجتہاد ہے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کی خواہش کو روکنا صبر ہے۔ انتقام کی خواہش سے مغلوب نہ ہونا عفو ہے۔ حرص کی خواہش سے بچنا قناعت ہے۔ شریعت نے جو حدود مقرر کر رکھی ہیں ان سے آگے نہ بڑھنا تقویٰ ہے ان سب کی اصل یہ ہے کہ عقل کو نفس کی ادنیٰ خواہشات پر غالب رکھا جائے۔

جس شخص کے اندر سماحت کی یہ کیفیت راسخ ہو جاتی ہے۔ اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب وہ مرتا ہے تو اس دنیا کی زندگی کے اثرات اس سے یکسر چھٹ جاتے ہیں۔ اور وہ نکھر کر دوسری دنیا میں جا پہنچتا ہے جیسے سونا کٹھالی سے کندن بن کر نکلتا ہے۔ انسان کا عذابِ قبر سے محفوظ رہنا غالباً اس سماحت کے خلق پر موقوف ہے — صوفیاء کرام نے اس خلق کا نام زہد، حریت اور ترکِ دنیا رکھا ہے۔

نوائے سروش

مسلماں سرودِ ازل کی نوا ہے   مسلماں لاریب ظلِّ خدا ہے
مسلمان آئینۂ حق نما ہے   مسلماں نمائندۂ انبیاء ہے
یہ تقویم احسن اسی کا نشاں ہے
خدا کی زمیں کا بھی پاسباں ہے

مسلمان پیغامِ امن و اماں ہے   مسلماں کے ہاتھوں میں تیغ و سناں ہے
رہِ کفر میں ایک کوہِ گراں ہے   مسلماں زمیں پر خدا کا نشاں ہے
بظاہر اسیرِ زمین و زماں ہے
حقیقت میں یہ مالکِ دو جہاں ہے

حریمِ صداقت کا معمار مسلم   سعادت کے لشکر کا سالار مسلم
جہالت سے مصروفِ پیکار مسلم   شرارت کی گردن پہ تلوار مسلم
مجاہد یہ غازی، یہ بانکا جواں ہے
نگاہوں میں گرمی، لبوں پر فغاں ہے

مسلماں! قفس سے پھر آزاد ہو جا!   سراپا فغاں بن، تو فریاد ہو جا!
خدا کی زمیں پر پھر آباد ہو جا!   سرِ کفر پر تیغ فولاد ہو جا!
غلامانِ احمدؐ کی تو داستاں ہے،
فرشتوں سے نصرت بھی تجھ پر عیاں ہے

جو پیش آئے مشکل تو ہمت سے سر کر   پہاڑوں کے سینوں میں آتش بپا کر
ستاروں کی منزل سے آگے گزر کر   سوئے جادہ بے خوف ہو کر سفر کر
جواں مرد ہمت ہی تسکینِ جاں ہے
ترے عزمِ کامل کا یہ امتحاں ہے

فرشتوں سے بڑھ کر ہے توقیر تیری   خدا کی مشیت ہے تدبیر تیری
مؤید من اللہ ہے تقدیر تیری   خلافت زمیں کی ہے جاگیر تیری
بلندی کا تیری گواہ آسماں ہے
سرِ عرش تیرا رہا آشیاں ہے

تو نغماتِ توحید گاتا چلا جا!   جو پیغامِ حق ہے سناتا چلا جا!
نشاناتِ ظلمت مٹاتا چلا جا!   اے مسلم! تو دنیا پہ چھاتا چلا جا!
ترا عزمِ راسخ ابھی تک جواں ہے
تو باطل کے خرمن پر برقِ تپاں ہے

عنایت کیا ہے تجھے ایک گوہر   جہاں جس سے ہوتے ہیں دم میں مسخّر
ہے حاصل تجھے عشقِ محبوبِ داور   زمانے میں تیرا نہیں کوئی ہمسر!
تو ہی بزمِ عالم میں ایسا نشاں ہے!
کہ رنگین جس کی رہی داستاں ہے!

تڑپ حق کی جب دل میں ہوتی ہے پیدا   سمجھتا ہے کوہِ ہمالہ کو تنکا!
نہ سیلِ حوادث کی ہوتی ہے پروا   "پہاڑ اس کے رستہ میں حائل نہ دریا"!
ہٹا دے وہ آیا وہ سیلِ رواں ہے
ہٹا دے یہ رستہ میں کوہِ گراں ہے

ترے ہاتھ میں تیغ سلمانؓ و حیدرؓ   ترے دل میں جوشِ بلالؓ و ابوذرؓ
تو اولادِ فاروقؓ و صدیقِ اکبرؓ   ترا مرتبہ ہے فرشتوں سے برتر!
تری خاک میں ایک دنیا نہاں ہے!
شگفتہ گلوں پہ یہ کیسی خزاں ہے!

ترے دل میں ہے عشقِ شاہِ مدینہؐ   یہی تیرا مرنا، یہی تیرا جینا
ہے معمور نورِ الٰہی سے سینہ   بھنور میں گھرے گا نہ تیرا سفینہ
یہ نظمِ مرصّع گلِ گلستاں ہے
عجب چیز اخترؔ کا حسنِ بیاں ہے

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے!! (مدیر)

حضرت شیخ کا اتباع سنت اور عشق رسول علیہ السلام — اور — وصال کے بعد...

یہ دونوں رسالے برکۃ العصر حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ان کے انتہائی نیازمند اور حاضر باش خادم و مجاز صوفی محمد اقبال صاحب ہوشیارپوری کی کاوش کا نتیجہ ہیں جنھیں مکتبہ مدنیہ ۱۷، اردو بازار لاہور نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ چھاپا ہے —

پہلے رسالہ میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ حضرت اقدس کے اتباع سنت اور عشق رسول کے جذبات صادقہ کو بیان کیا گیا ہے اور اس میں دکھلایا گیا ہے کہ اپنے اکابر و اسلاف کی طرح آپ کی متاع یہی کچھ تھی اور اسی متاع کے سبب بالآخر کوچہ یار میں انہیں آخری آرام گاہ نصیب ہوئی

وصال کے بعد دوسرا رسالہ ہے۔ جس میں حضرت کے متوسلین و معتقدین کے لئے ضروری نصائح اور ہدایات ہیں کہ شیخ کے بعد شب و روز کیونکر گذارنے ہیں؟ حضرت کے خلفاء مجازین کی فہرست ہمراہ ہے تاکہ ارادت مندوں کو انتخاب میں آسانی ہو۔

زینۃ القرآن

حضرت شیخ القراء جناب قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ظاہری بینائی سے معذور ہونے کے باوصف بڑے خوددار، غیرت مند اور باہمت بزرگ تھے ان کی محنت و سعی کا منہ بولتا ثبوت لاہور کی مشہور آبادی ماڈل ٹاؤن میں ان کا قائم کردہ مدرسہ تجوید و قرأت ہے اور پھر ان کی وہ متعدد کتابیں اور رسائل جن کا تعلق تجوید و قرأت سے ہے — کلام الٰہی سے عشق ان کا سرمایہ تھا اور یہ بات ان کے رگ و ریشہ میں رچ بس گئی تھی یہ پیمانہ جب چھلکتا تو ایک خوبصورت تحریر کا روپ دھار لیتا — ان خوب صورت تحریروں میں ایک تحریر یہ ہے جس کا نام "زینۃ القرآن" ہے — شیخ مکرم نے بنیادی طور پر یہ رسالہ اسکولوں کے طلبہ کو قواعد تجوید سکھلانے کی غرض سے لکھا تھا کیونکہ دینی مدارس اور مکاتب کے لئے دوسرے رسائل و کتب الگ سے موجود ہیں — اسکولوں کے بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھ کر آپ نے یہ رسالہ لکھا۔ اس کی خوب خوب پذیرائی ہوئی۔ حتیٰ کہ صوبہ سرحد کے اسکولوں کے لئے اسے منظور کر لیا گیا، اور وہاں کے طلبہ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ دوسرے صوبوں کے مدارس کے کارپرداز بھی اس طرف توجہ دیں تاکہ ان کی زیرنگرانی تعلیم حاصل کرنے والے بچے کلام الٰہی صحت و صفائی کے ساتھ پڑھ سکیں

۴/۵۰ روپے میں مکتبہ القرأت ماڈل ٹاؤن بی بلاک لاہور ۱۴ سے دستیاب ہے۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ تعالیٰ

مکہ بکس ۵ بخشی سٹریٹ بیرون موری دروازہ لاہور کی مطبوعہ کتاب ہے۔ لکھنے والے ہیں سید بشیر احمد سعدی۔ سید التابعین حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی ان کا عشق رسول اور زندگی کے شب و روز پر سعدی صاحب نے قلم اٹھایا ہے بڑی محنت اور سلیقہ سے حالاتِ زندگی مرتب کئے ہیں جن کی داد نہ دینا ناانصافی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے ضمناً متعدد اہم مسائل پر بڑی عرق ریزی سے بعض چیزیں جمع کی ہیں مثلاً "سلوک و تصوف اور آل رسولؐ" کا عنوان بڑا خوب ہے — سلوک و تصوف ہماری زندگی کا اہم شعبہ ہے وہ بوالہوسوں کا شکار ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس سے متعلق لوگ افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ آل رسول کے معاملہ میں یہی حال ہے۔ روایات کا صحیح مصداق سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی عقیدت و غلو کا ہر کوئی شکار ہے۔

سعدی صاحب مستحق شکریہ ہیں کہ جہاں انہوں نے حضرت اویس رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات کو پردہ خفا سے نکال کر ظاہر کیا ہے، وہاں ضمناً ان ضروری مسائل کی وضاحت و تحقیق بھی خوب خوب کی ہے۔ کتاب بڑی نفع بخش ہے!

شریعت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور دین مولانا احمد رضا خاں

ملک حسن علی صاحب بی اے جامعی مشرقی اور اسلامی وضع کے بزرگ ہیں۔ بڑے مخلص، خداترس، انسانیت کے ہمدرد و غمخوار عقیدہ توحید اور عشق رسالت میں بے لچک — لکھنا پڑھنا ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ضخیم کتابیں، مختصر پمفلٹ اور مکالموں کا حساب مشکل ہے اب ۱۲۰ صفحات کا یہ رسالہ لکھا ہے۔ اس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ مقصد بالکل واضح ہے کہ بھولے بھائی شریعت محمدی کی طرف رجوع کریں

زبان شستہ، عبارت مدلل — ضرورت ہے کہ اہل خیر بکثرت اس رسالہ کو پھیلائیں کہ آج کی بڑی ضرورت ہے۔ کتابت وغیرہ معیاری ۱۰/- روپے میں انجمن اشاعت التوحید والسنہ شرق پور سے دستیاب ہے۔

سرسید کی کہانی ان کی اپنی زبانی

حالیؔ مرحوم سرسید کے سوانح نگار ہیں۔ انہوں نے جو لکھا جناب ضیاء الدین لاہوری نے اسے حسن ترتیب کا لباس پہنا دیا محترم ڈاکٹر ابوسلمان صاحب شاہجہانپوری نے طویل مقدمہ لکھا۔ سرسید کے متعلق دو اسکول ہیں ان کی آراء کو بڑی وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کیا۔ غیرجانبدار محقق و مؤرخ کی حیثیت سے تجزیہ کیا اور نئی نسل کے لئے سرسید کا سمجھنا آسان کر دیا۔

یہ کتاب ہماری ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ ماضی کے اس باب کو سمجھے بغیر ہم اندھیروں میں تھے، اندھیروں میں رہیں گے۔ ضیا صاحب اور ابوسلمان صاحب نے جو روشنی فراہم کی ہے اس پر ملت ان کی ممنون ہے۔

ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان کی یہ دوسری کتاب ہے۔ جو ۱۵/- روپے میں مکتبہ شاہد علیگڑھ کالونی کراچی ۴۱ سے دستیاب ہے۔

ماہنامہ سب رس کراچی — یادِ رفتگان حصہ دوم

خواجہ حمیدالدین شاہد یہ رسالہ نکال رہے ہیں اس کا خصوصی ضخیم شمارہ یاد رفتگاں ۱ اہل ملک سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اب حصہ ۲ سامنے ہے ۴۴۸ صفحات میں قیمت ۳۰/- روپے۔

دنیا سے جانے والے ۴۴ حضرات کو نظم و نثر میں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ ان میں ادیب، خطیب، سیاستدان سبھی شامل ہیں۔ مثلاً عربی زبان کے مشہور سکالر مولانا عبدالعزیز میمن، تحریک پاکستان کے نامور کارکن اور مایۂ ناز خطیب مولانا احتشام الحق تھانوی، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے گل سرسبد اور متعدد فقہی و تاریخی کتب کے مصنف و مترجم مولانا سید زوار حسین صاحب مشہور سیاستدان شیخ عبدالمجید سندھی، جناب ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کے علاوہ مسلم ضیائی، نورالصباح بیگم جیسے اہل قلم۔ الغرض محنت شاقہ اور کامل جستجو کے بعد یہ دستاویز مرتب ہوئی جو خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کے حوصلہ، ہمت اور محنت کا شاہکار ہے۔

ملنے کا پتہ۔ ایوان اردو۔ ڈی/۳۴ بلاک بی تیموریہ (نارتھ ناظم آباد) کراچی ۳۳

بقیہ: احادیث الرسولؐ

جائے گا۔ یہاں تک کہ غم میں ڈال دے گا مالدار کو اس شخص کا تلاش کرنا جو اس کے صدقہ کو قبول کرے۔ یہاں تک کہ جس شخص کو فقیر خیال کر کے پیش کرے گا وہ کہے گا مجھے تو مال کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑی اونچی عمارتیں بنائیں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص ایک آدمی کی قبر پر گذریگا۔ کہے گا کاش کہ میں اس کی جگہ دفن شدہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ جب سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا جس شخص نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیکی نہیں کی ہوگی (اسے اب کوئی نیکی نفع نہیں دے گی) اور البتہ ضرور قیامت آئے گی درآنحالیکہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا بکھیرا ہوا ہوگا۔ ابھی آپس میں سودا کرنے ہی نہ پائیں گے اور کپڑے کو لپیٹ بھی نہیں سکیں گے اور البتہ ضرور قیامت آجائے گی درآنحالیکہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ گھر میں لایا ہوگا اور ابھی اسے پیا نہیں ہوگا اور البتہ ضرور قیامت آجائے گی درآں حالیکہ ایک شخص اپنے حوض کو لیپتا ہوگا اور ابھی جانوروں کو پانی بھی نہیں پلایا ہوگا ــــ اور البتہ ضرور قیامت آجائے گی۔ درآنحالیکہ ایک آدمی نے لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور کھا نہیں سکے گا۔

انتقال پُرملال

حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کے خادم اور مشہور قومی و سیاسی ورکر حکیم شیر محمد صاحب صوفی جھنگ میں انتقال کر گئے ــــ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے اپنی پوری زندگی یادِ خدا اور مخلوقِ خداوندی کی خدمت میں صرف کر دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے

ادارہ ان کے فرزند مشہور صحافی محمود شام اور دوسرے متعلقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

(ادارہ)

طبی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

یک پیری و صد عیب

س : میری عمر ۶۵ سال ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ قبض کی شکایت ہے۔ پیشاب بکثرت آتا ہے۔ جسم کمزور ہے۔ گردوں اور مثانے میں ہوا جمی رہتی ہے، دائمی نزلہ بھی ہے۔ پیٹھ اور گردن کے پٹھے کمزور اور سرد ہیں، نیند نہیں آتی، آنکھوں میں خارش، بصارت میں کمی، آنکھوں اور ناک سے پانی بہتا ہے، ڈکار آتے ہیں دماغ کھوکھلا اور جسم کمزور ہو گیا ہے۔

عبدالحکیم بروہی دوست شاخ واحد آباد، سلطانکوٹ، ضلع شکارپور، سندھ

ج :- آپ کی ساری بیماریاں آپ کے بڑھاپے کے سبب ہیں یعنی "یک پیری و صد عیب" والا معاملہ ہے۔ آپ جوارش زعفرانی عنبری ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام کشتہ پوست بیضہ مرغ نصف رتی ملا کر کھایا کریں رات سوتے وقت ایک خوراک ہماری دوائی "دماغی" کی کھایا کریں۔ دماغی کی قیمت فی ڈبیا ۲۵/- روپے محصولڈاک پیکنگ ۵/- ہے۔ جوارش زعفرانی عنبری کسی مقامی دواخانہ سے خرید لیں یا ہم سے منگوا لیں۔ پانچ تولے کی قیمت بمعہ محصولڈاک ۳۰/- روپے ہے۔

بالوں کا گرنا

س : میرے سر میں خشکی نہیں لیکن بال نہیں بڑھتے — کوئی نسخہ بتائیں۔

ثمینہ فرزانہ، نوشہرہ ضلع پشاور

(۲) میری عمر ۱۵ برس ہے سر کے بال بہت گرتے ہیں۔ کئی تیل استعمال کئے افاقہ نہیں ہوا۔ آسان علاج بتائیں۔

آمنہ کوثر، قصور

ج۔ ثمینہ فرزانہ صاحبہ اور آمنہ کوثر صاحبہ! آپ دونوں سر پر ہر قسم کے صابن کا استعمال ترک کر دیں۔ اور روزانہ رات کو برگ آس، گل سرخ، ہموزن پیس کر آب آملہ میں مہندی کی طرح گوندھ کر سر میں لگایا کریں اور صبح آملہ کے پانی سے سر دھو لیا کریں بالوں میں کسی قسم کا خوشبودار تیل نہ لگائیں۔ بلکہ خالص سرسوں یا تارا میرا کا تیل بال خشک ہونے پر لگایا کریں۔

دماغی کمزوری

س : میرے دماغ میں خشکی اور تھکاوٹ ہے۔ نیز ڈیڑھ سال سے سر کے بال جھڑنے شروع ہو گئے ہیں۔

براہ کرم دونوں امراض کا مجرب نسخہ لکھیں۔

ماسٹر محمد عتیق الرحمٰن
کالوکے تحصیل و ضلع شیخوپورہ

ج : آپ دماغی خشکی اور کمزوری کے لئے "دماغی" کی ایک ڈبیا منگوا لیں قیمت بمعہ محصولڈاک ۳۰/- روپے ہے۔

بال جھڑنے کے لئے برگ آس اور گل سرخ والا مندرجہ بالا نسخہ استعمال کریں صابن اور خوشبودار تیل ترک کر دیں۔

منظور شدہ ۱- لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۲۱/۱۶۳۲ مورخہ ۳ ... (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری B.C./ ۲۲۴۱-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ...
محکمہ تعلیم ۳- کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری D.D.9-2067/9/29 مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G.M/۲۰-۱۵۴۱۰ مورخہ ۳ ستمبر ۶۴

"حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحؒ سے اس دورِ آخر
میں جتنا فیض دنیا کو پہنچا اس کی مثال نہیں ملتی۔"

مولانا عبید اللہ انور

اس نادرۂ روزگار شخصیت کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور اس کی علمی، روحانی، تصنیفی اور جماعتی خدمات کے بھرپور اظہار کے لئے امام لاہوری رحؒ کی یادگار

خدام الدین کا خصوصی نمبر

طے ہو چکا ہے

اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس یادگاری نمبر کی تفصیلات کا عنقریب اعلان ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ کی کوئی تحریر، کوئی مکتوب، ان کے متعلق کوئی مضمون، مقالہ، کسی اپنے یا بیگانے کا کوئی قول جو آپ کے علم میں ہو اس سے اولین فرصت میں مطلع کریں اور اس معاملہ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔
ہمارے دوست مولانا احمد عبد الرحمٰن صدیقی نوشہروی کے توسط سے انڈیا کے متعدد بزرگوں نے وعدے فرمالئے ہیں۔

المعلن

ناظم ہفت روزہ خدام الدین لاہور